اشد العذاب، مصنفہ مرتضیٰ حسن دربھنگی ناظم تعلیمات دارالعلوم دیوبند

ص، ۴ ۔ توہینِ انبیاء، انکارِ ختمِ نبوت، دعویٰ نبوت، انکارِ ضروریاتِ دین (مرزا کے چار کفر) (یہ اعتراف ہے کہ توہینِ نبی مطلقاً کفر، انکارِ ختمِ نبوت بھی مستقل کفر)

ص، ۵ ۔ عابد، زاہد، مبلغ اسلام ہونے کے باوجود بھی انبیاء کی توہین کرنے والا، ختمِ نبوت بمعنیٰ آخر الانبیاء کا انکار کرنے والا، خدا تعالیٰ کو جھوٹا کہنے والا، مسلمانوں کے نزدیک کافر و مرتد ہے۔

ص، ۹ ۔ ضروریاتِ دین کا انکار کرنے، انبیاء کی توہین کرنے، پر کسی کو کافر نہ کہنا اور احتیاط کرنا خود کفر ہے۔

ص، ۹ ۔ مسلمان خوب سمجھ لیں کہ اکثر لوگ اس میں احتیاط کرتے ہیں، حالانکہ احتیاط یہی ہے کہ منکرِ ضروریاتِ دین کو کافر کہا جائے، ورنہ کیا منافقین سب کچھ فرائض و واجبات ادا نہ کرتے تھے۔

ص، ۱۰، منافقین بھی اہلِ قبلہ تھے، مسیلمہ کذاب بھی اہلِ قبلہ تھا، ورنہ پھر دیانند سرستی اور گاندھی جی نے کیا قصور کیا؟ بس حکم یہی ہے، مسئلہ یہی ہے آسمان ٹلے زمین ٹلے، یہ حکم نہیں ٹل سکتا، چاہے کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے حکم سنا دیا ہے۔ تمہارا نفع اسی میں ہے کہ منافقین کو کافر و مرتد کہا جائے اللہ کا یہ حکم نہیں چھپایا جا سکتا۔

ص، ۱۱ ۔ یہ عذر کہ علماء ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں، چنانچہ علماء دیوبند کو بھی علماء بریلی کافر کہتے ہیں، اس کا جواب یہ ہے، بعض علماء دیوبند کو خان بریلوی یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خاتم النبیین نہیں جانتے۔ چوپائے مجانین کے علم کو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے برابر کہتے ہیں شیطان کے علم کو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے علم سے زائد کہتے ہیں، لہٰذا وہ کافر ہیں۔ تمام علماء دیوبند فرماتے ہیں کہ خاں صاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے جو ایسا کہے وہ کافر ہے مرتد ہے، ملعون ہے۔ لاؤ ہم بھی تمہارے فتوے پر دستخط کرتے ہیں، ایسے مرتدوں کو جو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے، یہ عقائد بے شک کفریہ ہیں۔

ص ۱۲- اصل بات یہ عرض کرنی تھی کہ بریلوی تکفیر اور علماء اسلام کا مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر کہنا اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر خان صاحب کے نزدیک بعض علماء دیوبند واقعی ایسے تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا، تو خان صاحب پر ان علماء کی تکفیر فرض تھی۔ اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے۔

ص ۱۴- جو رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی تنقیص شان کرے اور آپ کے علم سے شیطان کے علم کو زیادہ بتائے اور آپ کے علم کو مجانین و صبیان کے علم کے برابر کہے، کافر ہے، مرتد ہے، ملعون ہے۔

ص ۱۵- مرزا صاحب کی عبارات میں ختمِ نبوت کا اقرار ہے، عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم ہے۔ غرضیکہ تمام ایمان مجمل اور مفصل از بر ہے، مگر جب تک توبہ نہ دکھائیں، توبہ نہ کریں، اس وقت تک اس کا کچھ اعتبار نہیں۔

وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا

مرزا غلام احمد قادیانی مسیلمہ پنجاب

نے اسلام کے مٹانے کا قصد کیا مگر خدائے قدیر نے اُن کو اسمیں ناکام کیا۔ اور وہ

ناکامی کی حالت میں اپنے اقرار سے لعنتی موت مرے

چونکہ مرزا صاحب کے کفریات اُن کے رسائل میں منتشر تھے اور مسلمانوں کو استقدر فرصت نہ تھی کہ مرزا صاحب کی کل تصانیف کو مطالعہ کریں۔ اور بہت سے مرزائی وقت پر انکار یا لغو تاویل سے کام لیتے ہیں اسوجہ سے مسلمانوں کے نفع کے لیے مرزائی کفریات، توہین انبیاء علیہ السلام و دعویٰ نبوت و رسالت تشریعی وانکار حشر اجساد و دیگر ضروریات کو ایک جگہ جمع کر دیا۔ جو خدا کے فضل و کرم سے مسلمانوں کیلئے بہت مفید ثابت ہوا۔ اس رسالہ کا نام

اَشَدُّ العَذاب علیٰ مُسَیلِمَۃِ الپنجاب

اور لقب

دینِ مرزا کفرِ خالص

یہ رسالہ جس مسلمان کے ہاتھ میں ہوگا خدا کے فضل سے کوئی مرزائی اس سے بات نہ کر سکے گا۔ اس فرقہ کا کفر وارتداد مرزائی اقوال سے آفتاب کیطرح روشن کر دیا گیا ہے ہر مسلمان اسکو ورد و سر بنائے

بمطابق صفر بعنہ مطبع مجتبائی جدید دہلی

ملنے کا پتہ:- اختر جنرل سٹور گاؤ شالہ موڑ لائلپور

مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی چاندپوری کی کتاب

اشد العذاب کے چند صفحات کے فوٹو جن سے ان کے فتوے معلوم ہوسکیں گے۔

فتاویٰ ص ۳۴ پر ملاحظہ ہوں۔

سے ہونا ہر عام اور خاص مسلمان جانتا ہو۔ غرض کسی ضروری دین کا انکار قطعی یقینی باتفاق کفر اور ارتداد ہے صرف توحید اور رسالت ہی کے انکار کرنے سے مسلمان مرتد نہیں ہوتا۔ بلکہ جو ضروری دین ہے اُس کے انکار سے باتفاق امت مرتد اور کافر ہو جائیگا۔ توحید اور رسالت کا انکار بھی تو موجب ارتداد اسی لئے ہوا ہے کہ وہ ضروریات دین سے ہے۔ تو پھر اس میں اور دوسرے ضروریات دین میں کوئی فرق اس وجہ سے نہیں ہو سکتا جب ایمان و اسلام کی حقیقت یقین اور تسلیم اور اقرار ہے تو جو شخص توحید و رسالت اور تمام ضروریات دین پر یقین لے آیا ہے اور اُن کو اسی طرح تسلیم کرتا ہے جیسے وہ ثابت ہوئے ہیں، تو اب اگرچہ وہ فسق و فجور میں مبتلا ہو ضرور مومن ہے اور خاتمہ بالخیر ہوا تو ضرور اس کو خدا ایسے نجات حقیقی اور جنت ملے گی اور رحمت ابدی کا مستحق ہے بخلاف اس بد نصیب کے کہ جو نماز روزہ بھی ادا کرتا ہے اور تبلیغ اسلام میں ہندوستان ہی میں نہیں تمام یورپ کی خاک بھی چھانتا ہو جا ہو فرض کرو کہ اُسکی سعی اور کوشش سے تمام یورپ کو اللہ تعالیٰ حقیقی ایمان و اسلام بھی عنایت فرما دے مگر اس دعوے اسلام و ایمان اور سعی تبلیغ اور کوشش وسیع کے ساتھ انبیاء علیہم السلام کو گالیاں دیتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء بمعنی آخر الانبیاء نہ جانتا ہو اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ جھوٹا جانتا ہو جھوٹ بولنا اُسکی عادت بتاتا ہو اللہ تعالیٰ ایک حتمی اور قطعی خبر دے کہ فلاں دن فلاں وقت یوں ہوگا اور وہ خبر بھی ایسی ہو جو ایک نبی کے دعوے نبوت کا معجزہ ہو معیار صداقت ہو مگر پھر باوجود لفظوں میں کچھ نہ ہونے کے کوئی شرط مضمر رکھ لے اور وعدہ خلافی کر کے نبی کو معاذ اللہ رسوا کرے اور اُسکی اُمت کو گمراہ کر دے اور یہی خداوند عالم کی عادت مستمرہ بتلاتا ہو یا اور ضروریات دین کا انکار کرے وہ قطعاً یقیناً تمام مسلمانوں کے نزدیک مرتد ہے کافر ہے اسکی مثال ایسی ہے جسکو کسی دیوانہ کتے نے کاٹ لیا ہو اور اُسکا زہر اُسکے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہو اور ہڑک اٹھ چکی ہو وہ تمام دنیا کو چاہے سیراب کر دے تمام ہندوستان کے دریا اور نہریں اُسی کے قدموں کے نیچے سے بہتی ہوں مگر اُس بد نصیب کو ایک قطرہ پانی کا نصیب نہیں ہو سکتا وہ دنیا کو سیراب کرے مگر خود تشنہ کام ہی دنیا سے رخصت ہوگا۔ ان اللہ لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر۔ دین کے کام کرنے سے مغرور نہ ہونا چاہئے تامل لازم ہے کہ وہ خود بھی مسلمان ہے یا نہیں؛ علیٰ ہذا القیاس کسی فاسق اور فاجر کو دیکھ کر اُسے ذلیل اور بے دین نہ سمجھے جب کہ ایمان اُس کے قلب میں موجود ہے۔

پیغامیو! قدیمو! اب سمجھا کہ مرتضے مرزا صاحب اور مرزائیوں، قادیانیوں، قدیمیوں، پیغامیوں نے عام گنہگار مسلمانوں کو کیوں اچھا سمجھتا ہے، معاصی سے مناسبت نہیں بلکہ ایمان کی قدر ہے اور تمہارے نماز روزہ سے نفرت

اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے، احتیاط شک کی جگہ ہوتی قطع اور یقین میں احتیاط نہیں ہو سکتی۔ اگر ایک چیز دور سے پوری طرح سے نظر نہیں آتی اور شک ہے کہ شیر ہے یا انسان تو احتیاط کا مقتضیٰ یہی ہے کہ گولی نہ مارے مگر جب قریب خوب اچھی طرح دیکھ رہا ہے کہ شیر آرہا ہے خود بھی جانتا ہے اور دوسرے ہزارہا آدمی کہہ رہے ہیں کہ شیر آرہا ہے مگر پھر بھی شکاری صاحب گولی نہیں مارتے اور یہ فرماتے ہیں کہ میں احتیاط کرتا ہوں کہیں یہ آدمی نہ ہو۔ تو یاد رہے کہ اس احتیاط کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بے احتیاطی سے اپنی جان اور مسلمانوں کی جان کھو دیگا، یہ احتیاط نہیں بے احتیاطی ہے جب ایک شخص نے قطعاً یقیناً ایک ضروری دین کا انکار کیا اور وہ انکار محقق ہوگیا تو اب اسکو کافر نہ کہنا خود بے احتیاطی سے کافر و مرتد ہونا ہے۔ مثلاً مرزا جی نے عیسیٰ علیہ السلام کو فحش گالیاں دیں جو آگے لکھی جاتی ہیں اس کے بعد بھی کوئی شخص مرزا صاحب کو مسلمان ہی کہے تو اسکا یہی مطلب ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم کرنا یا عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہ کرنا اس کے نزدیک ضروریات اسلام سے نہیں باوجود عیسیٰ علیہ السلام کے گالیاں دینے کے بھی جب آدمی مسلمان ہو سکتا ہے تو حاصل یہی ہوا کہ اسلام نے گالیاں دینی اور انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے کی اجازت دی ہے۔ حالانکہ انبیاء علیہ السلام کی تعظیم کرنی اور توہین نہ کرنا ضروریات دین سے ہے۔ تو مرزا صاحب کو کافر اور مرتد نہ کہکر خود ایک ضروری دین کا انکار کرکے کافر ہوگیا یا مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ نماز پنجگانہ اور زکوٰۃ، روزہ، حج کچھ فرض نہیں اور اس کی کوئی اپنے نزدیک تاویل بھی کرلے تو اب یہ شخص بوجہ ضروریات دین کے منکر ہونے کے کافر ہوگیا، مرتد ہوگیا۔ پھر بھی باوجود اس کے ایک شخص احتیاط کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے مسلمان ہی کہو تو اس کا مطلب یہی ہوا کہ یہ فرائض اربعہ اسکے نزدیک فرض نہیں ان کی فرضیت کا اقرار ضروریات دین سے نہیں حالانکہ ان کو فرض جاننا ضروریات دین سے ہے۔ تو اب اس کی احتیاط کا حاصل یہی ہوا کہ اس نے چار ضروریات دین کا انکار کیا اور خود کافر و مرتد ہو گیا۔ ورنہ اسکے معنی کیا کہ یہ چیزیں تو ضروریات دین سے ہوں مگر منکر کافر نہ ہو اور مسلمان باقی رہے۔

جیسے کسی مسلمان کو اقرار توحید و رسالت وغیرہ عقائد اسلامیہ کی وجہ سے کافر کہنا کفر ہے کیونکہ اس نے اسلام کو کفر بتایا اسی طرح کسی کافر کو عقائد کفریہ کے باوجود مسلمان کہنا بھی کفر ہے کیونکہ اُسنے کفر کو اسلام بنا دیا، حالانکہ کفر کفر ہے اور اسلام اسلام ہے اس مسئلہ کو مسلمان خوب اچھی طرح سمجھ لیں اکثر لوگ اسمیں احتیاط کرتے ہیں حالانکہ احتیاط یہی ہے کہ جو منکر ضروری دین ہو اسے کافر کہا جائے۔ منافقین توحید و رسالت کا اقرار کرتے تھے، پانچوں وقت قبلہ کی طرف نماز پڑھتے تھے، مسیلمہ کذاب وغیرہ مدعیان نبوت اہل قبلہ نہ تھے انہیں بھی مسلمان کہو گے؟ اہل قبلہ کے یہی معنی ہیں کہ تمام ضروریات دین کو

نہیں اگر یہ نتیجہ صحیح ہے تو تمام دین و دنیا لازمی تباہ اور برباد ہو جائیگا۔ کوئی عالم کیسا ہی قابل اور خوش نیت ہو۔ مگر اس سے فیصلہ میں کیا غلطی نہیں ہو سکتی پولیس کے جسقدر چالان ہیں کیا سب سچے ہی ہوتے ہیں اور جس قدر چالان سچے ہوں ان میں کیا ملزم کو سزا ہونی ضروری ہے۔ تو اب اس بنا پر تمام بدمعاش چور یہ کہکر رہا ہو جائینگے کہ بعض حکام غلطی کرتے ہیں بعض بد نیت ہوتے ہیں بعض چالان پولیس کے صحیح ہوتے ہیں بعض غلط۔ لہٰذا چور بدمعاش مزے سے چوری بدمعاشی کریں اور ان کو کوئی سزا نہ دیجائے اور پولیس کا کوئی چالان قابل توجہ نہ رہے۔ جسکو پولیس چور کہے اسکو مجتہد محدث اور ولی سمجھا جائے جیسے دنیا میں تمام امور کی جانچ ہوتی ہے اسیطرح فتووں کو بھی اُن کی اصول پر کس لو اگر صحیح ہو تو مانو ورنہ غلط ہیں۔ یہ تو نہیں کہ کسی عالم کی غلطی یا بد بختی سے تمام دنیا کے علماء کے صحیح فتاوے بھی قابل قبول نہ رہیں۔ اگر ایسا ہو تو قیامت برپا ہو جائے نہ دین رہے نہ دنیا۔ کیا کوئی شخص مسیلمہ کذاب اور مرزا غلام احمد صاحب اور اُن کے امثال کو دیکھکر یہ کہدیگا کہ جو مدعی نبوت ہے۔ وہ معاذ اللہ تمام ایسے ہی جھوٹے تھے سلسلہ نبوت ہی کو غلط بتا کر تمام دین سے سبکدوش ہو جائیگا۔ مسیلمہ اسود عنسی مرزا جی باب بہاء اللہ وغیرہ کے جھوٹے دعوے نبوت سے سب مدعیان نبوت معاذ اللہ جھوٹے اور غیر قابل اعتبار تھوڑا ہی ہو سکتے ہیں دنیا میں جھوٹ سچ دونوں ہی ہیں۔ مگر جھوٹ جھوٹ ہے سچ سچ۔ غرض یہ عذر ایک ایسا عذر ہے جسکو کوئی اہل انصاف بنظر التفات نہیں دیکھ سکتا۔ مرزا غلام احمد اور ان کے تمام مرید معتقد کافر مرتد اور دین سے خارج ہیں بلکہ جو ان میں سے کسی کے کفر و ارتداد میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ انپر جو کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ انہیں توبہ کرنی چاہیئے۔ یہ غلط حیلے مفید نہیں۔

یہ عذر کہ علماء ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں چنانچہ علماء دیوبند کو بھی علماء بریلی کافر کہتے ہیں۔ غلط ہے

مرزائی جب بہت تنگ اور عاجز ہوتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ تمام علماء دیوبند جو آج ہندوستان میں مرکز اسلام و مرکز حنفیہ و مرکز قرآن و حدیث فقہ علوم عقلیہ و نقلیہ ہیں اُنکو بھی تو مولوی احمد رضا خان صاحب اور اُن کے ہم خیال کافر کہتے ہیں تو کیا علمائے دیوبند کافر ہیں۔ اگر وہ کافر نہیں تو پھر مرزائی کیوں کافر ہیں۔ اس کا جواب بھی خوب توجہ سے سن لینا چاہیئے۔ علمائے دیوبند کی تکفیر اور مرزا صاحب اور مرزائیوں کی تکفیر میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

بعض علمائے دیوبند کو خان بریلوی یہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں جانتے چوپائے مجانین کے علم کو آپکے (صلی اللہ علیہ وسلم) علم کے برابر کہتے ہیں شیطان کے علم کو آپکے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) علم سے زائد کہتے ہیں لہٰذا وہ کافر ہیں۔ تمام علمائے دیوبند فرماتے ہیں کہ خانصاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے جو ایسا کہے وہ کافر ہے مگر ہم

ملعون ہے لاؤ ہم بھی تمہارے فتوے پر دستخط کرتے ہیں بلکہ ایسے مرتدین کو جو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے یہ عقاید بیشک کفریہ
عقائد ہیں مگر خانصاحب کا یہ فرمانا کہ بعض علمائے دیوبند ایسا اعتقاد رکھتے یا کہتے ہیں یہ غلط ہے افترا ہے بہتان ہے۔
جب ہم ان عقائد کو کفر اور ارتداد کہتے ہیں تو ہم ایسے معتقد کیسے ہو سکتے ہیں ۔ نہ یہ کلمات کفریہ ہم نے کہے نہ ہمارے
بزرگوں نے نہ ایسے مضامین خبیثہ ہمارے قلب میں آئے ہم تو ایسے شخص کو جسکا یہ اعتقاد ہو قطعی کافر جانتے ہیں ۔ جن
وہ عبارات جن کی طرف ان مضامین خبیثہ کو منسوب کرتے ہیں انکا مطلب صاف ہے جو ان مضامین کے بالکل مخالف
ہے ۔ اب یہ سوال کہ پھر خانصاحب نے ایسا کیوں کیا اسکا جواب یہ ہے کہ وہ بھی تیرھویں صدی کے فرضی مجدد
ہی ہونے کے مدعی تھے ۔

مشاہیر مجدد اور مجددوں کا یہی حال ہوتا ہے مرزا صاحب نے تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو کافر کہا ۔ خانصاحب
نے اپنے تمام مخالفوں کو کافر کہا ، ندوۃ العلما ہوا انہیں جو شریک ہو جو اسکا ممبر ہو جو کسی ندوی سے سلام کرے وغیرہ وغیرہ
سب کافر وہابی وہ کافر غیر مقلد وہ کافر نیچری سب کافر غرض جو انکا ہمخیال نہیں وہ کافر حتی کہ خود کافر مرید کافر ان کے
پیر بھی کافر کفر کی مشین گن ہی جو ہوئی مگر چند طبقات میں شریک نہ ہوئے تحریک خلافت میں شریک نہ ہوئے بلکہ
جو شریک ہو وہ کافر اب میں زیادہ کچھ عرض نہیں کرتا سمجھنے والے خود سمجھ لیں کہ عوام مسلمانوں کی بہبودی کا ہوا
خانصاحب نے کفر سے ورے ٹھہرایا ہی نہیں مولوی عبدالباری صاحب ایکسو ایک وجہ سے کافر اور جب مولوی ہدایت
علی خانصاحب شاہجہانپوری سے گفتگو ہوئی تو دو چار وجہ بھی مشکوک سی ہی رہ گئیں داروغہ جہنم ہی جو ٹھیرے انکے جسقدر
مرید ہیں وہ اب جو کر رہے ہیں ۔ وہ معلوم ہے غرض کوئی محبوب ہی اس پردہ زنگاری میں بڑے مجدد اور چھوٹے مجدد
ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے معلوم ہوتے ہیں کسی ایک ہی ابرو کے تیر کے شکار ہیں دونوں کی غرض یہی معلوم ہوتی ہے کہ دنیا
میں ہو نہ ان کے اذناب کے کوئی مسلمان نہ رہے اور وہ جیسے مسلمان ہیں معلوم ہے ان مضامین کی تشریح دیکھنی ہو تو ملاحظہ ہو ۔
السحاب المدرار ، توضیح قول الاخیار ، تزکیۃ الخواطر عما القی فی امنیۃ الاکابر ۔ توضیح البیان فی حفظ الایمان
قطع الوتین من تقول علی العلمین ۔ الختم علی لسان الخصم وغیرہ یہ مسئلہ تو بیان ضمنی آگیا ہے ۔

اصل بات یہ عرض کرنی تھی کہ بریلوی تکفیر اور علمائے اسلام کا مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر کہنا انمیں زمین و آسمان کا
فرق ہے آپ پھر کبھی اسکو نہ بھلانا ۔ اگر خانصاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے ۔ جیسا کہ
انہوں نے انہیں سمجھا تو خانصاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے
جیسے علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کر لئے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے

تو اب علمائے اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر و مرتد کہنا فرض ہو گیا اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیونکو کافر نہ کہیں
چاہے وہ لاہوری ہوں یا قادیانی وغیرہ وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں گے۔ کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

اب جیسے علمائے دیوبند کہتے ہیں کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء بمعنی آخر الانبیاء نہ سمجھے کسی کو بھی منصب
نبوت کا ملنا شرعاً جائز سمجھے وہ قطعاً کافر ہے، تم بھی مرزا صاحب کے کہلواؤ ورنہ وہ مر گئے تو خود کہہ دو کہ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی نبی موجود نہیں ہو سکتا جو مدعی نبوت شرعیہ حقیقیہ ہو یا کسی کو نبی سمجھے وہ کافر ہے
پھر تم سے کہنا ہم تمہارے ساتھ ہیں کوئی آنکھ بھر کر تو تمہیں دیکھ لے، اس صورت میں مرزا جی تو ہاتھ سے جاتے ہیں
مگر اسلام ملتا ہے مگر مرزا صاحب کو کافر کہنا ہوگا۔ جیسے علمائے دیوبند فرماتے ہیں کہ جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی تنقیص شان کرے آپ کے (صلی اللہ علیہ وسلم) علم سے علم شیطان لعین کو زیادہ کہے یا آپ کے (صلی اللہ علیہ
وسلم) علم کے برابر صبیان و مجانین و بہائم کو کہے وہ کافر ہے مرتد ہے ملعون ہے جہنمی ہے فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم اعلم
الخلق ہیں زیادہ کیا معنی آپ کے علم کے کوئی برابر بھی نہیں ہو سکتا بلکہ علم نبوی سے کسی کے علم کو نسبت ہی نہیں تم بھی
کہہ دو کہ جو عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرے انھیں گالیاں دے دوسرے انبیاء علیہم السلام کی تنقیص شان کرے ان سے
مساوات کرے وہ کافر ہے مرتد ہے مرزا صاحب نے بیشک عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دیں اور انبیاء علیہم السلام کی توہین
کی لہذا مرزا صاحب بیشک کافر مرتد ملعون جہنمی ہیں کہو اس کی ہمت ہے اگر نہیں تو پھر علمائے دیوبند سے
تمہیں کیا واسطہ وہ پکے مسلمان تم پکے کافر مرتد۔ غضب تو یہ ہے جو وجوہ کفر تم پر عائد کئے جاتے ہیں تم اُن کو کفر
ہی نہیں جانتے تم تو ان کو عین ایمان کہتے ہو۔ ختم نبوت کا انکار کر کے گفتگو کرتے ہو قرآن و حدیث سے لقائے
نبوت کو ثابت کرتے ہو۔ مرزا مدعی نبوت کو مجدد و محدث۔ ولی۔ مسیح موعود کیا مانتے ہو، مرزا صاحب
سے جب کہا جاتا ہے کہ تم اپنے کو عیسیٰ علیہ السلام سے فضیلت دیتے ہو تو مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ بیشک اور
میں کیا خدا نے اُسکے رسول نے مسیح موعود کو اسکے کارناموں کیوجہ سے مسیح ابن مریم سے افضل قرار دیا تو پھر
یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یوں کہا جاتا ہے کہ تم اپنے کو اُن سے افضل کیوں قرار دیتے ہو۔ جب اُن سے کہا جاتا
ہے کہ تم نے یہ کیا تو جواب ملتا ہے کہ ہاں کیا انبیاء بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے مجھ پر کوئی ایسا اعتراض نہیں جو پہلے
انبیاء علیہم السلام پر نہ ہو سکے، غرض جو الزام لگایا گیا اس سے انکار نہیں بلکہ اقرار کے ساتھ اُس کو عین ایمان
بتایا جاتا ہے۔ اب تو معلوم ہو گیا کہ علمائے دیوبند کی تکفیر میں اور مرزائیوں کی تکفیر میں زمین و آسمان کا
فرق ہے، علمائے دیوبند جن امور کی بناء پر کافر بتائے جاتے ہیں وہ اُن سے بری ہیں اُنکو کفر جانتے ہیں اعتقاد رکھتے

ہیں اور مرزا صاحب اور مرزائی عقائد کفریہ اقوال کفریہ کو تسلیم کرتے ہیں انکا اقرار کرتے ہیں اُن کو عین ایمان سمجھتے ہیں
اور جو کہیں کہیں تاویل کرتے ہیں تو وہ باطل تاویل الکلام بما لا یرضی بہ قائلہ ہے ،ایک جگہ تاویل کرتے ہیں کہ مرزا
صاحب کا دوسرا کلام اُس کی تغلیط کرتا ہے۔ بیچارے عاجز ہیں مگر ایمان سے دشمنی ہے مرزا صاحب کو جھوٹا نہیں
کہتے ،اس غرض سے یہ رسالہ لکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ مرزائیوں کو اس سے ہدایت اور مسلمانوں کو استقامت عنایت
فرمائے ،ابھی تک بفقیہ تمہارے مسلمان اس سے ناواقف نہیں کہ ان صریح کفریات کو بھی دیکھکر مرزا صاحب
اور مرزائیوں کو مسلمان ہی کہے جائیں،

ایک بات اور قابل ذکر ہے مرزائی دھوکہ دینے کی غرض سے وہ عبارات مرزا صاحب کی پیش کر دیتے ہیں۔

جنمیں ختم نبوت کا اقرار ہے عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم اور عظمت شان کا اقرار ہے ،اُس کا مختصر جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب
ماں کے پیٹ سے کافر تھے ایک مدت تک مسلمان تھے اور چونکہ دجال تھے اس وجہ سے اُن کے کلام میں باطل کے
ساتھ حق بھی ہے تو یہی عبارات مفید نہیں جبتک کوئی ایسی عبارت نہ دکھادیں کہ میں نے جو فلاں معنی ختم نبوت
کے غلط بیان کئے تھے وہ غلط ہیں صحیح معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد صلے اللہ علیہ وسلم کوئی نبی حقیقی نہ ہوگا یا
عیسیٰ علیہ السلام کو جو فلاں جگہ گالیاں دیکر کافر ہوا تھا اُس سے توبہ کر کے مسلمان ہوتا ہوں سو ورنہ ویسے تو مرزا صاحب
اور تمام مرزائی الفاظ اسلام ہی کے بولتے ہیں اسی وجہ سے مسلمان دھوکہ میں آجاتے ہیں کہ یہ تو ختم نبوت کے
بھی قائل ہیں عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم بھی کرتے ہیں قرآن کو بھی مانتے ہیں حشر اجساد پر بھی ایمان لاتے ہیں غرض تمام
آمنت باللہ اور ایمان مجمل اور مفصل ازبر ہے یہ مسلمان کیوں نہ ہوں گے ،مگر مسلمانو یہ ان کے الفاظ ہیں لیکن معنے وہ نہیں
جو قرآن وحدیث نے بتائے ہیں معنے ان کے وہ ہیں جو مرزا صاحب نے تصنیف کر کے کفر کی بنیاد ڈالی ہے ۔لہذا جو عبارات
مرزا صاحب اور مرزائیوں کی لکھی جاتی ہیں ،جب تک ان مضامین سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نہ کریں تو
اُن کا کچھ اعتبار نہیں ،مسلمانوں کی واقفیت کے لئے مرزا صاحب اور اُن کے اذناب کے چند اقوال لکھدئے ہیں
ورنہ تتبع کیجائے تو نمعلوم اور کسقدر ایسے کفریات بھرے ہوں گے۔

جملہ اہل اسلام کی خدمت میں عرض ہے کہ اس عاجز و محتاج الی رحمت اللہ الغفار کے لئے اور جملہ اہل اسلام کیلئے
دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام پر قائم رکھے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین۔

عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے متعلق جو مرزائی جواب دیتے ہیں وہ تو اس رسالہ میں بفضلہ تعالیٰ پورے آگئے ہیں ،
رہا مسئلہ ختم نبوت و دعویٰ نبوت سو پیغامیوں کیلئے تو مرزا صاحب کی یہ عبارات ہی کافی ہیں کہ مرزا صاحب